خصوصی مضمون

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

علم و عمل کا عظیم پیکر

شیخ الحدیث حضرت العلامہ مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ

الحمد لله و کفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی خیر الخلائق والانبیاء محمدن المصطفی المجتبیٰ الی یوم الجزاء امابعد اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ O وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (الرحمن:۲۶-۲۷)

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ

اس دنیا میں جو بھی بستا ہے اس کو دنیا سے فنا ہونا ہے بقاء صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے، جس سے معلوم ہوا کہ موت کا آنا ایک اٹل حقیقت ہے اور یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے کیونکہ موت ہر ایک کو آنی ہے موت کے قانون سے نہ کوئی نبی مستثنیٰ ہے اور نہ کوئی ولی جو بھی اس دنیا میں آیا وہ اپنا وقت مقررہ اور دانا پانی پورا کر کے اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے، حدیث نبوی ہے ان النفس لن تموت حتی تستکمل اجلھا وتستوعب رزقھا دنیا میں آنا درحقیقت دنیا سے جانے کی تکمیل ہوتی ہے حضرات انبیاء کرام اور خصوصاً سردار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دنیا فانی کو خیر آباد کہہ کر رخصت ہو جانا مسلمانوں کے اس عقیدہ موت کو اور بھی پختہ کر دیتا ہے کیونکہ اگر دنیا میں کسی کو ہمیشہ کیلئے رہنا ہوتا تو حضرت انبیاء کرام رہتے اور خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہتے...... دریں دنیا کسے پائندہ بودے ابوالقاسم محمدؐ زندہ بودے

اور اسی طرح ایک عربی شاعر نے فرمایا......

لو کان فی الدنیا بقاء لساکن لکان رسول الله فیها مخلداً

موت العالِم موت العالَم

اگر دنیا میں کسی آنے والے کو ہمیشہ رہنا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ہمیشہ رہتے۔ اللہ تعالیٰ جس نفس کیلئے جتنا وقت مقرر کیا ہے وہ اپنا وقت مقررہ مدت گزار کر دنیا اور اہل دنیا کو خیر باد کہہ کر دار البقاء کی طرف رخلت کر دیتا ہے مگر بعض انسانوں کا اس دار فانی سے رحلت کر کے جانا ایسی خلا پیدا کر دیتا ہے جو کبھی پُر نہیں ہوتا اس کے جانے سے دنیا ہل جاتی ہے بقیۃ السلف، اکابر شیخ المشائخ، استاد العلماء،

رئیس المحدثین، صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت اقدس شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحبؒ بھی ان شخصیات میں سے ہیں جن کے جانے سے وہ خلا پیدا ہوچکی ہے جو صدیوں تک خلا ہی رہے گی۔ آپ کی موت حقیقتاً موت العالِم موت العالَم کا مصداق ہے۔

فما كان قيس هلكه هلك واحد ولكنه ببنيان قوم تهدما

مسلک اعتدال کے داعی

حضرت اقدس کی وفات کسی ایک انسان کی موت نہیں بلکہ اس سے پوری قوم کی بنیادیں ہل گئی ہیں کیونکہ حضرت اقدس تمام علماء، طلباء، عوام الناس اور ہر طبقہ کے عظیم المرتبت، مقبول اور محبوب ترین اور ہر دل عزیز شخصیت تھے نیز حضرت اقدسؒ ایک ایسی شخصیت کے مالک تھے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اسلامی قلعہ کا محافظ بنایا تھا جن کی ذات سے حق وصداقت کو فتح ونصرت حاصل ہوتی رہی، جن کی عالمانہ بصیرت سے لوگوں کے شکوک وشبہات کا ازالہ ہوتا رہا جن کی محدثانہ گفتگو سے علماء عرب وعجم دنگ رہ گئے۔ جنہوں نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے پلیٹ فارم پر تمام مدارس، علماء، طلباء کو متحد رکھا۔ مدارس عربیہ کے نظام تعلیم، نظام امتحانات، نظام مالیات، نظام اہتمام و انصرام کے لئے اصول مرتب کئے، ان کو متحد رکھا اور دنیا میں مدارس کے مورال کو اونچا کیا۔ آپؒ کی مجموعی طور پر پوری زندگی اپنے اسلاف کے نقش قدم پر گزری آپؒ کے اخلاق، اخلاص للہیت، علم وعمل، تواضع وانکساری، اسوہ حسنہ کی پیروی، سخاوت، شجاعت، جرأت وبہادری، بلکہ ظرافت، لطافت، چال ڈھال میں حتی کہ نجی مجالس تک میں اپنے اسلاف علماء دیوبند کے عملی وحقیقی یادگار تھے تاحیات اپنے اسلاف کی طرح مسلک اعتدال پر رہے اور اسکے عظیم داعی بھی رہے، افراط وتفریط سے کبھی اپنے دامن کو داغدار نہیں ہونے دیا، اتنے بڑے عالم وفاضل، شیخ المشائخ اور استاذ العلماء ہونے کے باوجود علمی فخر وغرور، تکبر وانانیت سے کوسوں نہ صرف خود دور رہے بلکہ اپنے حلقہ اثر میں بھی کسی کو اس راستے پر چلنے نہ دیا۔ علم وعمل کے روشن مینار ہونے، اخلاق، انسانیت، شرافت اور روحانیت کے جامع شخصیت ہونے کی بناء پر آپ کی ذات گرامی بلافرق وامتیاز خواص وعوام کا مرجع اور منظور نظر تا قیامت رہے گی ......

فدا ہوں آپ کی کس کس ادا پر ادائیں لاکھ اور بے تاب دل ایک

وفاق المدارس کی سربلندی اور استحکام میں اہم کردار

وفاق المدارس العربیہ کے سربلندی اور استحکام کیلئے ان کے تگ ودو کی یہ حالت تھی کہ باوجود شدید کمزوری وپیرانہ سالی طویل اسفار سے بھی نہ کتراتے، وفاق کی طرف سے لاہور میں عظیم الشان اجتماع منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اس کی کامیابی کیلئے ملک کے چاروں صوبوں بشمول قبائلی علاقہ جات جلسے کرنے کا

اہتمام کیا گیا۔حضرت ہر شہر کے اجتماع میں شرکت کیلئے باوجود نقاہت پہنچ جاتے ، پشاور کے بعد مینگورہ سوات میں وفاق کا اجتماع تھا شدید سردی ، درجہ حرارت مائنس سے بھی کم ہونے کی وجہ سے ہر چیز منجمد ہو رہی تھی ہم نے اصرار کیا کہ آپ تشریف نہ لائیں مگر اسی نقاہت کی حالت میں سوات پہنچے ، مجھے یاد ہے کہ تقریبا تیس سال قبل وفاق المدارس میں شامل ہونے کیلئے صوبہ سندھ پنجاب ، کے پی کے اور آزاد کشمیر کے مدارس تیزی سے ملحق ہو رہے تھے ، مگر صوبہ بلوچستان اور اسکے بلوچ علاقے میں مدارس کا وفاق میں شامل ہونے کا ذوق کم بلکہ نہ ہونے کے برابر تھا ، بعض علاقے ایسے بھی تھے ، جہاں آمدورفت اور پہنچنے کے ذرائع مثلاً سڑک ، گاڑی وغیرہ کا تصور نہ تھا مگر اس عزم استقامت کے پیکر ، مرد قلندر نے کمر باندھی اور اس دور افتاد اور پُر خطر علاقوں کے دورے کئے ، سواری نہ ہونے کی وجہ سے خچر اور گھوڑوں وغیرہ پر سوار ہوئے ، دور سے دور اور چھوٹے سے چھوٹے مدرسہ کو وفاق کا پیغام دیا۔ بحمدللہ آج اللہ کے فضل اور حضرتؒ کے شبانہ روز کوششوں اور مساعی سے ملک کے چاروں صوبے ، آزاد کشمیر ، شمالی علاقہ جات اور بیرونی ملک کے بعض مدارس اس عظیم ادارہ کے چھتری کے نیچے جمع اور متحد ہو گئے۔

فراست : اصابت رائے میں حالت یہ تھی کہ بندہ ایک طویل عرصہ سے مجلس عاملہ سے منسلک ہے ، اجلاسوں میں کئی مسائل پر بحث ہوتی رہتی کبھی کبھار مجلس عاملہ کے معزز ارکان کسی مسئلہ پر متفقہ فیصلہ نہ کر سکے آخر میں حضرت کو اللہ تعالیٰ نے جو فراست عطا فرمائی تھی اس سے بھرپور دھیمے انداز میں بیان فرماتے اور تمام عاملہ ان کی رائے کو سن کر ایک فیصلہ پر متفق ہو جاتے ، ہم نے دیکھا کہ مستقبل میں وہ فیصلہ وفاق کے لئے مشعل راہ بن کر مزید ترقی اور استحکام کا ذریعہ بن جاتا۔

تصنیفی و تالیفی خدمات : بہر حال آپؒ کی عظیم دینی شخصیت کا دائرہ خدمات بہت وسیع رہا درس تدریس ، انتظام انصرام تعلیم و تربیت ، تحقیق و تصنیف ، دعوت و تبلیغ اور جہاد کے میدان میں آپؒ نے اپنا لوہا دنیا بھر میں منوایا۔حضرت کے لاکھوں تلامذہ جو دنیا کے کونے کونے میں علمی اور دینی خدمات سرانجام دینے میں مصروف عمل ہیں۔حضرت اقدسؒ ایک کامیاب مدرس اور مربی ہونے کے ساتھ ساتھ تصنیفی میدان میں بھی بہت آگے رہے۔

کشف الباری فی صحیح البخاری ، نفحات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح ، جامع ترمذی کی شرح اور تفسیر القرآن وغیرہ کتابوں سے شاید ہی کوئی کتب خانہ خالی ہوگا شاید ہی کوئی مدرس اور طالب علم لاعلم ہوگا۔ بہت سے شیوخ الحدیث جو میدان تدریس میں اپنا سکہ منوا چکے ہیں وہ بھی درس کی تیاری میں کشف الباری کو سرفہرست رکھتے ہیں اور حضرت کی کتابوں سے استفادہ کا اعتراف کر چکے ہیں۔

شوقِ مطالعہ: ایسا کیوں نہ ہو حضرت اقدسؒ اس پیرانہ سالی میں مطالعہ کے اتنے شوقین تھے کہ ایک دفعہ میں وفاق المدارس کے کسی کام سے مشورہ کے لئے حضرت اقدس کے گھر گیا تو حضرت اقدس نے مجھے اپنے کمرے میں بلایا جب میں اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت اقدسؒ کے بیڈ کے دو تھائی حصے پر کتابیں کھلی پڑھی تھی حضرت درس وتصنیف کی تیاری کے لئے مطالعہ میں مشغول تھے آپؒ کا اپنے تلامذہ متعلقین اور معتقدین کے ساتھ شفقت کا یہ عالم تھا کہ ہر کوئی اپنے آپ کو حضرت اقدسؒ کا قریب ترین سمجھتا تھا۔حضرت اقدسؒ راقم الحروف اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ساتھ انتہائی شفقت اور قرب کا تعلق رہا ہے۔

حضرت والد شیخ الحدیثؒ سے والہانہ عقیدت ومحبت: دارالعلوم حقانیہ حضرت اقدسؒ اپنا ہی مدرسہ سمجھتے تھے اور یہاں آنا اپنے لئے سعادت سمجھتے تھے کیونکہ حضرت اقدس، حضرت والد صاحب شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے دارالعلوم دیوبند میں شاگرد رہ چکے تھے۔اور آپؒ سے احادیث تک کی کتابیں پڑھی تھی اسی بناء حضرت والد صاحب کے ساتھ خصوصی تعلق اور محبت تھی شیخ مکرم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ساتھ والہانہ محبت کا مظاہرہ فرماتے۔ہم پر بھی حضرت اقدس کا دست شفقت رہتا رہا۔اسی عظمت اور استاد قدردانی کی بناء پر بندہ جب بھی ملتان میں ان کی آرام گاہ میں داخل ہوا۔حضرت فوراً لیٹنے سے بیٹھنے کی حالت اختیار کر لیتے، میرے بار بار اصرار کہ حضرت لیٹ جائیں۔فرماتے کہ یہ ناممکن ہے کہ استاوزادہ ہو اور میں لیٹ جاؤں حالانکہ اس وقت ان کی حالت انتہائی کمزور تھی پھر اسی وجہ سے بندہ نے بلا شدید ضرورت ان کے کمرہ میں داخل ہونا کم کر دیا۔ہم حضرت اقدس کے ساتھ اسفار میں رہے، میں نے حضرت کو بہت ہی قریب سے دیکھا حضرت اپنے تمام ساتھیوں کا اپنی اولاد کی طرح خیال رکھتے تھے۔

عاش سعیداً و مات حمیدا: لیکن رسم دنیا یوں ہی چلی آرہی ہے کہ یہاں جو آیا ہے جانے کیلئے آیا ہے زندگی کے صغری کبری کو جب اور جیسے چاہو ملایا جائے۔اسکا نتیجہ موت کے سوا کچھ نہیں نکلے گا تو اس طرح کاروان علماء دیوبند کا عظیم سپوت علم وفضل اور قافلہ ولی اللہی کے آفتاب کا درخشندہ ستارہ غروب ہو گیا لیکن اسکے باوجود حضرت اقدس تا قیامت اپنی علمی کارناموں، دینی خدمات اور اپنی روحانی اولاد کے وجہ سے اہل علم اور عوام کے دلوں میں زندہ رہیں گے......اخو العلم حی خالد بعد موتہ واوصالہ تحت التراب رمیم

کیونکہ حضرت اقدس اس دنیا میں عاش سعیداً و مات حمیدا کا مصداق ہے صمیم قلب سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطاء فرمائیں اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطاء فرمائیں اور ان کے قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل ہوں۔اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے برکات اسکے اہل خانہ اور تمام علماء وطلباء پر قائم ودائم رکھیں۔آمین